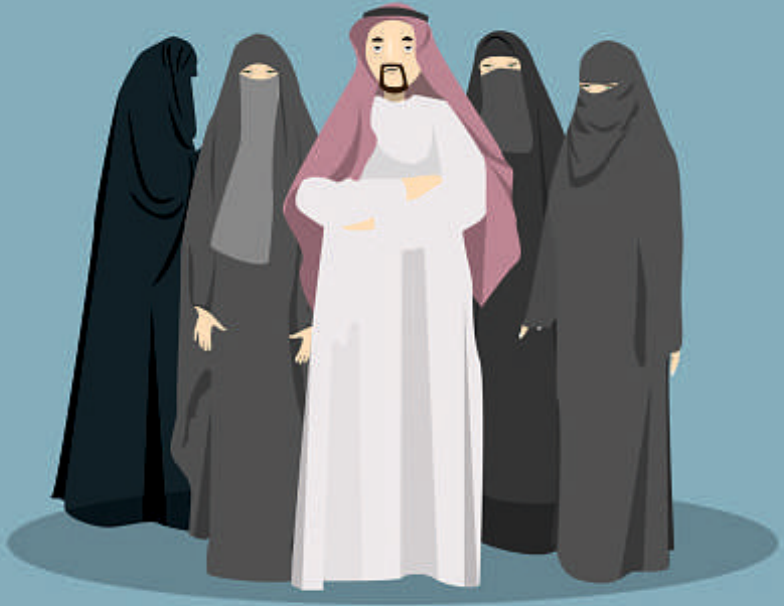


کئی کئی عورتوں سے شادی کرنا وید اور آریہ بزرگوں کے عمل سے ثابت ہے

تعدد ازدواج

سلطان المناظرین عبدالکبیر خان کبیر جلال پوری



20 جولائی ۱۹۲۵ء میں جید برقی پریس دہلی نے شائع کیا تھا

ناشر: انجمن دفاع اسلام

کئی کئی عورتوں سے شادی کرنا وید اور آریہ بزرگوں کے عمل سے ثابت ہے

تعدد ازدواج

سلطان المناظرین عبدالکبیر خان کبیر جلال پوری

20 جولائی ۱۹۲۵ء میں جید برقی پریس دہلی نے شائع کیا تھا

ناشر: انجمن دفاع اسلام

سنہ اشاعت: ۱۴۴۳ھ ہجری بمطابق ۲۰۲۲ء عیسوی

بسم الله الرحمن الرحيم

واضح ہو یوں تو اسلام کی روز افزوں ترقی اور کمال و جمال کو دیکھ کر دنیا کی ہر قوم اسلام کے خون کی پیاسی رہی ہے۔ اور اسلام پر جاوے جا ہر قسم کے حملے کرتی اور منہ کی کھاتی رہی ہیں۔ لیکن آج کل ایک نیا فرقہ آریہ نام سے رونما ہوا ہے جو سرتاپا اپنا کوئی ذاتی مذہب نہ رکھتے ہوئے مذہب عالم کو گالی گلوچ اور بزرگان دین و ملت کو جاہل بے علم پاکھنڈی وغیرہ نہایت ذلیل و رکیک لفظوں سے خطاب کرنا ہی ان کا مذہب ہے۔ یہی انکا دین ہے یہی ایمان۔ انہوں نے اسلام پاک اور بانی اسلام کے واسطے جن ناپاک لفظوں کا استعمال کیا ہے۔ ہم ان کو اپنی قلم سے لکھنا جائز نہیں سمجھتے۔ ہمیں اس رسالہ میں صرف مسئلہ تعداد ازدواج (کئی عورتوں سے شادی کرنا) جس پر آریہ معترض ہیں اور کہتے ہیں کہ *** شریف انسانوں کے واسطے ایک سے زائد شادی جائز نہیں۔ *** چنانچہ ستیارتھ پرکاش سملاس 4 فقرہ 110 میں لکھتے ہیں کہ

پتی برت اور استری برت دھرموں کا برباد ہونا۔ اس قسم کے نقصوں کے سبب دو جوں شریفوں (میں پُتر وواہ) دوسری شادی (یا ایک سے زائد شادی) کبھی نہیں ہونی چاہیے۔

ہمیں اس رسالہ میں دکھانا ہے کہ یہ مسئلہ آریوں کا خود ساختہ ہے یا کوئی مذہبی کتاب اس کے متعلق حکم دیتی ہے؟۔ یا وہ بزرگ جن کی آریوں نے اپنے واسطے آڑ بنائی ہوئی ہے ان کے عمل سے بھی آریوں کے دعویٰ کی تصدیق ہوتی ہے یا نہیں؟

اول:- ہم ان اصول فطرت کو پیش کریں گے جن سے کئی شادیاں ایک مرد کے واسطے لازمی

ثابت ہوں

دوم:- ان معترضین کے اعتراف دکھائیں گے جن سے آریوں نے اعتراض کرنے سیکھے ہیں گویا ان ہی کے کیے ہوئے اعتراضوں کی نقل لکھ کر پانچویں سوار بنے ہیں۔

سوم:- ان ویدک دھرمی اصحاب کے نام پیش کریں گے جنہوں نے کئی کئی شادیاں کر کے عملی نمونہ دکھا کر ثبوت دیا ہے۔ اور ان کا نام آریہ صاحبانِ فخریہ اپنی بزرگوں میں لیتے ہیں۔

چہارم:- آریوں کی مسلمہ کتب کے حوالہ جات دیں گے۔ گو آریہ اپنی تحریروں اور تقریروں سے تکذیب کرتے ہیں۔ مگر پھر بھی عامل نہیں برابر رائڈوؤں کی دوسری شادیاں عمل میں آرہی ہیں۔ افسوس۔

اصول فطرت

مرد میں عورت کی نسبت قوت زیادہ ہے قدرتی بات ہے۔ ایک مرد جتنی عورتیں کرے اتنی ہی بچے پیدا ہوں مگر ایک عورت دس مرد کر کے بھی ایک ہی بچہ پیدا کر سکتی ہے۔

عورت جننے کے لیے ہے نہ کہ جنوانے کے لیے۔ ایک کھیت کو کئی کاشتکار کاشت نہیں کرتے بلکہ ایک کاشتکار کئی کھیتوں کو کاشت میں رکھتا ہے۔

ایک خاوند کی خدمت کئی نوکر کر سکتے ہیں۔ لیکن ایک ہی نوکر کئی خاوندوں کی خدمت نہیں کر سکتا۔ لہذا مرد و عورت میں مساوات ناممکن ہوئی اور مذکورہ بالا اصولوں کی بنیاد پر ایک مرد کا کئی عورتیں کرنا قدرتی تقاضا اعتراف معترضین ہوا۔

مسٹر ڈیون پورٹ مائیلو۔ گرم ملکوں کی عورتیں نو دس برس کی عمر میں نکاح کرنے کے لائق ہو جاتی ہیں۔ پس ان میں بچپن اور نکاح کے لائق جوانی گویا ساتھ ہی ساتھ ہوتی ہے۔ بیس برس کی عمر میں بڑھیا ہو جاتی ہے پس اس لیے یہ ایک قدرتی بات ہے کہ ان ملکوں میں جب کہ کوئی قانون مانع نہ ہو۔ انسان ایک جو رو کو طلاق دے کر دوسری جو رو کر لے اور تعدد ازدواج کا قاعدہ جاری کیا جاوے۔

مسٹر مینگس:- علم قوائے انسانی اور علم طبیعیات کے ماہرین نے بعض وجوہات ایسی دریافت کی ہیں جو تعدد ازدواج کے واسطے بطور ایک عذر کے مقصود ہو سکتی ہیں۔ اور گو ہم شمالی ملکوں کے سرد

خون والے۔ مینڈک کیسے مزاج کے جانداروں سے متعلق نہیں ہو سکتے۔ مگر بنی اسماعیل سے جو گرم ریگستان کے رہنے والے ہیں متعلق ہو سکتے ہیں۔ علاوہ اس کے وہ بیان کرتے ہیں کہ مسٹر ڈبلیو اسلی صاحب کے مجموعہ متضمن حالات ایشیا صفحہ 108 میں ہے کہ ایشیا کے گرم ملکوں کی تاثیر سے دونوں گروہ یعنی مرد و عورت میں ایک ایسا اختلاف ہوتا ہے جو یورپ کی آب و ہوا میں نہیں ہے۔ جہاں دونوں بتدریج عالم ضعیفی کو پہنچتے ہیں۔ مگر ایشیا میں صرف مرد ہی کو یہ بات حاصل ہوتی ہے کہ ضعیفی میں بھی قوی اور طاقتور رہتا ہے۔

مسٹر طامس کارلائل ہیروز اینڈ ہیروز شپ لیکچر دوم۔ اسلام کے میل الی الشہوت کی نسبت بہت کچھ تقریریں اور تحریریں ہوئی ہیں۔ اور یہ اعتراض انصاف کی حد سے بڑھ کر ہیں۔ وہ اجازتیں جو ہم کو فتنہ معلوم ہوتی ہیں اور جن کی پروا گئی نبی عربی نے دی۔ وہ ان کی خاص ایجاد نہ تھیں۔ انہوں نے ان باتوں کو عرب میں قدیم سے مروج اور غیر معیوب پایا جو کچھ کیا وہ یہ کیا کہ ان کو روک دیا نہ صرف ایک ہی طرف سے بلکہ کئی پہلو سے۔

مسٹر یاسور تھ سمٹھ صاحب:- اسلام کی نسبت جو بات نہایت بار بار کہی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ اس کے اس قدر کامیاب ہونے کی وجہ یہ ہے کہ وہ ایک بڑی حد تک شہوت نفسانی کے پورا کرنے کی اجازت دیتا ہے مگر اس سے زیادہ کوئی جھوٹی بات نہیں ہے جس کے معنی گویا یہ ہیں کہ "ایک مذہب اپنی بد اخلاقیوں کی وجہ سے بھی دائمی کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔ میں نہیں کہتا کہ اسلام اپنی بد اخلاقی حالت میں کامل عیسائیت کے برابر ہے کیونکہ محمد ﷺ نے عربوں کے لیے نئی خصائل و عادات تجویز نہیں کیے۔ اور یہ ان کی دانائی تھی کیونکہ عربوں کے خصائل و عادات کو یکایک بدل دینا یا محو کر ڈالنا ممکن نہ تھا۔

ایزک ٹیلر صاحب:- نے افریقہ میں مذہب اسلام کی نسبت بحث کرتے ہوئے قصبہ و دیور ہمسٹن کانگریس کے روبرو اپنی رائے حسب ذیل بیان کی ہے۔

کہ دو بڑی عملی شکلیں افریقہ کو اعتقاد پر لانے کے لیے ہیں یعنی تعدد ازدواج اور خاندانی غلامی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی ممانعت نہیں کی جیسا کہ موسیٰ نے بھی نہیں کی تھی۔ یہ ناممکن ہوتا ہے لیکن اس (محمد ﷺ) نے ان دونوں برائیوں کو ہلکا کر دینے کی کوشش کی غلامی مذہب اسلام کا کوئی جزو نہیں ہے وہ بطور ایک اضطراری برائی کے محمد نے جائز رکھی تھی جیسا کہ موسیٰ اور سینٹ پال نے کیا تھا تعدد ازدواج ایک بڑا دقیق مسئلہ ہے موسیٰ نے اس کو نہیں روکا اور داؤد نے جس کا خدا سادل تھا اس کو عمل میں لایا۔ اور انجیل میں صاف طور سے ممنوع نہیں ہے۔ اگرچہ اس کی اصلی منشاء کے برخلاف ہے۔ محمد ﷺ نے تعدد ازدواج کی بیحد اجازت کو محدود کر دیا۔ صرف ایک عورت سے شادی کرنا شاذ و نادر نہیں ہے بلکہ سب سے زیادہ تہذیب یافتہ مسلمان ملکوں میں یہی ایک عام قاعدہ ہے۔ ہم کو یہ ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہیے کہ رسم تعدد ازدواج مع اپنی تمام برائیوں کے اسی کے هموزن فوائد بھی رکھتی ہے۔

نمبر 1۔ اس نے دختر کشی کی رسم کو بالکل موقوف کر دیا۔

نمبر 2۔ ہر ایک عورت کا ایک قانونی ولی اسی کے سبب ہوتا ہے۔

نمبر 3۔ تعدد ازدواج کے سبب مسلمانوں کے ملک پیشرو عورتوں سے جو مذہب سے خارج کر دی گئی ہیں بالکل بری ہیں اور یہ تمام عیسائی ملکوں کی زیادہ تر رسوائی کا باعث ہیں۔ بہ نسبت تعدد ازدواج کے جو کہ اسلام کے لیے ہے اور ٹھیک طور سے باقاعدہ رسم تعدد ازدواج مسلمانوں کے ملکوں کی عورتوں کو بہت کم ذلیل کرنے والی اور مردوں کے واسطے بہت کم نقصان پہنچانے والی۔ بہ نسبت اس ناجائز رسم تعدد شوہروں کے جو عیسائیوں کے تمام شہروں کا وبال ہے۔ جو اسلام میں بالکل نہیں پائی جاتی۔ ہم کو خبردار ہونا چاہیے کہ شاید ایک برائی کو بے وقت دور کرنے میں ہم اس جگہ ایک اس سے زیادہ قوی برائی کو قائم کر دیں

انگریز حاشیہ:- آریہ جن کو ایک عورت کے لیے 8-11 خصم ہونے پسندیدہ معلوم ہوتے ہیں مسلمانوں پر جو کہ عورتوں کے تعدد کو پسند کرتے ہیں۔ طعن کرنے کے مجاز نہیں جن کو ایک عورت

کے لیے کی خصم ہونے پسندیدہ معلوم ہوتے ہیں مسلمانوں پر جو کہ عورتوں کے تعداد کو پسند کرتے ہیں طعن کرنے کے مجاز نہیں۔ از اخبار سینٹ جیمس گزٹ لندن مطبوعہ 8 اکتوبر 1887ء۔

پادری فکس مشنری لکھنؤ:

اپنی کتاب موسوم بہ "اصلاح سہو" مطبوعہ 1871ء میں لکھتے ہیں کہ تعداد ازدواج کے مقدمہ میں بے تردد تسلیم کرتے ہیں۔ کہ بنی اسرائیل میں بھی اس دستور نے رواج پایا تھا اور خدا نے بھی اس کو منع نہیں کیا۔ بلکہ ان سے برکت کا وعدہ کیا جو اس پر چلتے تھے۔ یعنی کثرت ازدواجی کے دستور پر۔

جان ڈیون پورٹ صاحب اپنی کتاب میں لکھتے ہیں اور یہ کہ جو عیسائی الزام لگاتے ہیں۔ کہ آنحضرت ﷺ شہوت پرست تھے یہ الزام باطل ہے کیونکہ جب آنحضرت نے ظہور کیا تو اس زمانہ میں اہل عرب میں بے انتہا نکاحوں کا رواج تھا پس یہ امر ظاہراً بیہودہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک شخص جو شہوت پرست ہو وہ بدکاری اور بدروئگی کو خود معدوم کرتا ہے۔ علاوہ اس کے جو ہم پہلے اس باب میں بیان کر چکے ہیں۔ ہم یہ بات بھی آنحضرت کی طرف سے کہہ سکتے ہیں کہ آپ بھی اپنے ہم وطنوں کی مانند عورتوں سے رغبت رکھتے تھے۔ اور آپ نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ میں ان انسانی خواہشوں سے بری ہوں جو سب آدمیوں کو ہوتی ہیں۔ بلکہ برعکس یہ فرمایا کہ میں بھی تمہیں جیسا آدمی ہوں۔ اور بمقابلہ حضرت داؤد کے جو بنی اور بادشاہ تھے اور جن کی بابت انجیل میں لکھا ہے کہ وہ ایسے آدمی تھے کہ جو خدا سادل رکھتے تھے۔ اور آنحضرت ﷺ ایسے صاف تھے۔ جیسے ایک برف کا ٹکڑا (پاکدامنی اور عفت کی دیوی) پر گرا ہو۔ موید الاسلام صفحہ 139

ویدک دھرمی آریہ بزرگوں کا عمل

تاریخ طلسم ہند مصنفہ طوطا رام صاحب مطبوعہ نو لکسٹور لکھنؤ صفحہ 13 میں لکھا ہے ست جگ میں راجہ سو میجھو منو سے راجہ اوتان ظہور میں آیا۔ اس کی دواریاں ایک سرو جی جس سے دھرو پیدا ہوا۔ دوسری سنیتی اس سے اُتم پیدا ہوا۔

صفحہ 17. ترتیباً جگ میں بمقام آجودھیا (فیض آباد) راجہ دسرتھ کے تین رانیاں ایک کوشلیا جس کے بطن سے راجا رام چندر ہوئے۔ دوسری سومتر اس سے کچھمن اور ستروہن ہوئے۔ تیسری کیگی جس سے بھرت پیدا ہوئے، یہ راجا برہما ثانی کہا جاتا ہے۔ یعنی چاروں ویدوں کا جاننے والا۔ ممکن ہے تین رانیوں کے علاوہ اور اکثر رانیاں اور کثیر لونڈیاں رکھتے ہوں جن کا نام کسی نامور اولاد نہ ہونے کے باعث مذکور نہ ہوا ہو۔

صفحہ 21- راجہ ٹھیک یعنی راجہ ججات کا پدر بزرگوار جس کی شادی دیوجانی دختر شکر سے ہوئی۔ سرمسا لونڈی ساتھ آئی اس کے بطن سے پور نام لڑکا ہوا جو کوروں کا مورث اعلیٰ تھا۔ دیوجانی سے جو لڑکا ہوا اس کی منکوحہ کوشلیا تھی جس سے جنمیجہ پیدا ہوئے۔

صفحہ 33- بزمانہ دواپر۔ راجہ ستن یاشان تنو۔ کی شادی گنگا سے ہوئی جس سے کہ بھیشم پتامہ پیدا ہوئے دوسری شادی مچھو دری سے ہوئی جس کا دوسرا نام جون گندھا یوں ہوا کہ قبل شادی اس کا تعلق ایک مرتاض رشی پر اشتر نامی سے ہوا اور اس کی دعا سے اس کے جسم سے مچھلی کی باس دور ہوگئی اور مشک کی بو آنے لگی جس کی مہک جو جن یعنی چار کوس تک جاتی تھی۔ اس مرتاض رشی کے نطفہ سے جو جن رشی کے پیٹ سے بھگوان ویدویاس پیدا ہوئے تھا اس سے دو بیٹے چکرانگد اور وچتر ویر یہ پیدا ہوئے۔

صفحہ 24- وچتر ویر یہ کے محل میں ایک رانی انبا۔ دوسری امبیکا۔ تیسری امباکا تھیں لا ولد ہونے کے سبب ان کی ساس جو جن گندھانے اپنے لڑکے ویدویاس کو بلا کر انبا سے راجہ پانڈو اور انبیکا سے یدھشٹر پیدا کرائے۔ راجہ پانڈو کے دو رانیاں کنتی اور مادری تھیں، کنتی نے سورج نام شخص کے نطفہ سے گرن، دھرم نامی کے نطفہ سے یدھشٹر اور اندر نام شخص کے نطفہ سے ارجن اور والیو کے ویر یہ سے بھیم لڑکے جنے۔ اور مادری نے محض اشونی کمار کے نطفہ سے نکل اور سہدیو دو لڑکے حاصل کر کے نسل چلائی۔

صفحہ 26- جب پانڈو مقام برناوہ لاکھ کے قلعہ سے بچ کر نکلے تب بھیم نے ہرنیہ نام دیو جانی سے اور ارجن نے ایک گندھرو سے شادی کی۔ دوسری شادی کنپدہ دیش کے راجہ دروپد کی لڑکی سے تیسری شادی راجہ باسک کی لڑکی الوپی سی کی چوتھی شادی سبھدراد دختر بسدیو ماموں زاد بہن سے کی۔ تاریخ اودھ صفحہ 18 میں ہے کہ راجہ تلوک چند والی اودھ کے گھر میں ایک ریواں کی شہزادی دوسری مین پوری کی شہزادی تھی۔

چونکہ تاریخ میں خاص خاص آدمیوں کے حالات ہوتے ہیں عام نہیں ہوتے لہذا ان خاص تذکروں سے عام رسم و رواج و دستور پر روشنی پڑتی ہے کہ یہی عام دستور اس زمانہ کا تھا۔ مذکورہ بالا اصحاب وہ شخص ہیں جن کی ذات پر آریوں کو آریہ ہونے کا فخر ہے اور طرح طرح ان کے آریہ ہونے کے ثبوت دیتے ہیں اگر آریوں کا دعویٰ صحیح ہے کہ شریفوں کے واسطے وید میں دوسری شادی حرام ہے تو اصحاب مذکورہ بالا وید کے قطعی مخالفت اور سوامی دیانند کی تحریر کے بموجب آریہ یعنی شریف جماعت سے خارج تھے بس اگر آریہ تحریروں کے بموجب ان کو شریف آریہ تسلیم کریں تو موجودہ آریہ ان کی عین ضد ہونے کے باعث آریہ یعنی شریف کہلانے کے استحقاق نہیں رکھتے غرض یہ کہ ہر دور میں سے ایک ہی شریف یعنی آریہ کہلانے کا مستحق بن سکتا ہے

اب کتب کی سیر کیجیے

دیکھو رگ وید منڈل سوکت 126 منتر 4، 3، 2، رشی لکشوان نے راجہ سنایا کی دس لڑکیوں سے - شادی کی جہیز میں سوہار عمدہ گھوڑے ایک ہزار سانڈ پائے - منوسمرتی ادھیائے 9 - اشلوک 183 - ایک آدمی کے کئی عورتیں ہوں ان سب میں ایک کے لڑکا ہو باقیوں کے نہیں تو سب بیٹے والی کہلاتی ہیں۔ (اس سے بھی کئی عورتوں کا ایک ہی وقت میں ایک مرد کے نکاح میں ہونے کا حکم اور ثبوت ملتا ہے - کبیر)

منوسمرتی شلوک 123 - پہلی بیابہ عورت میں پیدا ہوا چھوٹا لڑکا پچھلی بیابہ کے پلوٹھے سے زائد حصہ یعنی اودھار (حق مقدم (لیوے اس سے پیچھے اس بڑے یعنی پلوٹھے سے پھر جو چھوٹے

ہوئیں اس پہلی سے پیدا ہوئے بیٹے ماں کی وجہ سے کم لیں ایسے چھوٹوں کو ہر ایک کو ایک ایک حصہ کم ہوتا ہے۔ ماں کے بیاہ کے سلسلے سے جیٹھا (پن ہوتا ہے اگر کئی عورتوں کے کرنے کا حکم وید میں نہ ہوتا تو اس قانون دھرم شاستر یعنی منو میں تقسیم وراثت کا یہ شلوک اور حسب ذیل شلوک نہ ہوتا۔

شلوک 124۔ پہلے بیاہی عورت میں جو پیدا ہو وہ پیدائش سے بھی بھائیوں سے جیٹھا سولہ بیل مع پندرہ گایوں کے کیوے بعدہ اور جو بہت سے ماؤں سے پیدا ہیں وے لڑکے اپنی ماؤں کے بیاہ کے جیٹھ پن سے ہونے کے لحاظ سے باقی گایوں کو بانٹ لیں یہ تحقیق ہے۔

شلوک 125۔ ایک ہی ذات کی عورتوں میں پیدا ہوئے لڑکوں کو خاص فوقیت نہ ہونے پر ماں کے بیاہ کے سلسلے سے بڑا پن رشیوں کے بموجب نہیں جانا ہے بلکہ پیدائش کے سلسلے سے اسی سے چھوٹی سے بھی پیدا ہوئے کو پہلے کہا ہوا ہے۔

بیسویں حصہ کو لے ایسے ماں کے بڑے ہونے کے یا ممنوع ہونے سے سولہ بیل کے لینے کا بھی خیال ہوا۔ وہ تو بھائیوں کا ہنر مند اور بے ہنر ہونے کے سبب کمی کا فتویٰ ہے۔

شلوک 128۔ بیٹے پیدا کرنے کے جائز جاننے کے لیے دکش پر چا پتی یا وپچھ پر چا پتی نے اپنی نسل بڑھانے کے لیے اس کہے ہوئے جواز سے سب بیٹیوں کو پہلے خود ہی نے صاحب اولاد بیٹے والیاں کریں۔ (کیا تہ کی کوڑی لایا شاہا بش کبیر)

شلوک 129 لڑکے لڑکیاں ہونے کے مفاد سے خوش دکش پر چا پتی نے زیور وغیرہ سے عزت کر کے جہیز دے کر دس لڑکیاں دھرم کو دیں، تیرہ کشپ کو دیں، (جو کشپ کے، باپ مرچکی کی بہنیں تھیں یعنی کشپ کی شادی اپنی تیرہ پھوپھیوں سے ہوئی تھی یہ کشپ وہی کشپ ہے جس کی نسل سے شریمان پنڈت بھو جت صاحب ایڈیٹر مسافر آگرہ ہیں عبدالکریم خان)

(لڑکیاں چندرمان کو دیں 27)

شلوک 149۔ برہمن کے گھر میں سلسلہ ترتیب سے جو برہمنی وغیرہ چار عورتیں (برہمنی کشتریا ویشیا شودرا) ہوں تو ان کے بیٹے پیدا ہونے پر یہ آگے کہے ہوئے حصوں کو باقاعدہ منو وغیرہ نے کہا ہے

اشلوک 150۔ بھیت کرنے والا بیل اور گھوڑے وغیرہ سواری۔ انگوٹھی وغیرہ گہنا اور گھر جتنے حصے ہیں ان میں سے ایک بڑا زاید حصہ برہمنی کے لڑکے کے لیے دینا چاہیے اور آگے کہی ہوئی ترکیب سے بانٹ لیں۔

شلوک 151۔ برہمنی کا بیٹا مال میں سے تین حصے لیوے کشتریا کا بیٹا دو۔ ویشیا کا ڈیڑھ اور شودرا کا بیٹا ایک جزو لے۔ اسی طرح جہاں برہمنی اور کشتریا دو ہی کے بیٹے ہوں وہاں دولت کے پانچ حصے کر کے ان میں سے تین حصے برہمنی کا لڑکا اور دو کشتریا کا بیٹا لے اسی طرح برہمنی اور ویشیا کے بیٹوں وغیرہ میں اور دو یا بہت بیٹوں میں بھی یہی بات مد نظر رکھنی چاہیے۔

اشلوک 152۔ تمام ورثہ جس میں حق مقدمی یعنی بڑے پن کا خاص حصہ الگ نہیں کیا گیا ہے اس کے دس حصے کر کے تھن کے فرائض جانے والا جو دھرم کے خلاف نہ ہو ایسا حصہ آگے کہی ترکیب سے کرے۔

شلوک 153۔ چار حصے برہمنی کا بیٹا لیوے تین حصے کشتریا کا بیٹا لے اور دو حصے ویشیا کا۔ ایک شودرا سے پیدا ہوا اسی طرح برہمنی اور کشتریا کے بیٹے ہونے پر دھن کو سات حصے کر کے ان میں سے چار حصے برہمنی کے بیٹے کے اور تین کشتریا کے بیٹے کے ایسے ہی برہمنی اور ویشیا وغیرہ کے بیٹوں میں اور یہی دو یا بہت بیٹوں میں بھی خیال کر لینا چاہیے

شلوک 154۔ جس برہمن کے دو جاتی کے سب عورتوں میں بیٹے ہوئے یا نہ ہوئے۔۔ تو بھی شودرا سے پیدا ہوئے لڑکے کے لیے تقسیم کرنے والا دسویں حصے کے علاوہ فرض سے زائد نہ دیوے

شلوک 155 - شودرا کا پتر برہمنی - کشتریا - ویشیا کے دھن کا پانے والا نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ جو دھن باپ اس کو دیوے وہی اس کا ہوتا ہے۔

شلوک 156 - دو جاتیوں کی مانند جات کی (برادری کی (عورتوں کے جو بیٹے پیدا ہوئے ہیں وے سب پلوٹھے کا حق مقدمی (اودھار (دے کر باقی کے برابر حصے کر کے پلوٹھے کے ساتھ سب بانٹ لیں۔

شلوک 183 - ایک ہے خاوند جس کا ایسی سب عورتوں میں جو ایک بیٹے والی ہوں۔ تو اس ایک بیٹے سے منوئے ان سب کو بیٹے والیاں کہا ہے۔ اس سے سوت کے بیٹا ہونے پر اور عورتوں کو دنگ وغیرہ بیٹے پیدا نہ کرنا چاہیے۔

شلوک 198 - برہمن کے سب جاتوں کی عورتیں ہیں۔ انہیں کشتریا وغیرہ عورت میں سے کوئی بے اولاد مرجائے تو اس کے باپ کا دیا ہوا مال اس کی یا دوسری جات کی سوت کے لڑکی لڑکوں کے ہونے پر بھی برہمنی سوت کی لڑکی لیوے اس کے پتر کا دھن ہوتا ہے۔

مذکور بالا شلوکوں سے اس امر کا ثبوت بخوبی ملتا ہے کہ آریہ ہندو قوم میں ایک سے زائد شادیاں عورت کے مرنے ہی پر نہیں بلکہ اس کی زندگی میں بھی ہو سکتی ہیں۔ ہوئی ہیں اور آئندہ ہوں گی۔ ہم نے اپنے آریہ دوستوں کے اطمینان کے واسطے مشتے نمونہ از خروارے بہت سے ثبوتوں اور حوالوں سے چند حوالے ان کے مسلمات سے پیش کر کے دکھا دیا کہ آریوں کے بزرگوں اور ہندو قوم میں ایک سے زائد کئی کئی عورتیں کرنے کا عام دستور اور قدیم رواج رہا ہے۔

نیز وید شاستر کا قطعی اور صاف اور صریح حکم ہے ساتھ ساتھ یہ بھی دکھلایا ہے کہ ماموں پھوپھی زاد بہن بھائی مثلاً (سو بھدر اور ارجن (کی شادیاں بھی ہوئی ہیں جن سے بہن بھائی کی شادی کا رواج ظاہر ہوتا ہے اور اس کا بھی کافی ثبوت اس وجہ سے ملتا ہے کہ یہ لوگ وید کے خلاف حکم عمل کرنے والے نہیں تھے۔ اور پھوپھی بھتیجے کی شادی (جیسا کہ کشیب سے باپ مرچئی کی تیرہ بہنوں کی شادی

کشپ سے ہونا ہی ویدوں میں اس کے جواز نیز قدیم رواج کا ثبوت ہے۔ باپ کا اپنی لڑکیوں کو خود ہی صاحب اولاد کرنا وغیرہ۔ جیسے دکش پر جاپتی نے اپنے عمل سے ثابت کیا ہے۔ کیا تعجب ہے کہ اس وقت اس بات کا عمل رواج ہو اور کتاب میں کسی خاص آدمی کا ہی ذکر عام اصول کے بموجب آیا ہو کیونکہ عام عمل درآمد کے ذکر تذکرے تواریخ وغیرہ کتب میں نہیں آتے خاص خاص لوگوں کے تذکرے آتے ہیں ان سے عام دستور و رواج وغیرہ کا پتہ مل جاتا ہے۔ لہذا پھوپھی بھتیجے کی شادی۔ باپ کا اپنی بیٹیوں کو خود بیٹے والیاں بنانا۔ دس دس۔ تیرہ۔ تیرہ۔ ستائیس ستائیس عورتوں سے ایکدم شادی کرنا۔ چاروں قوم کی عورتوں سے شادی کرنا وغیرہ بخوبی ثابت ہے۔ لہذا آریوں کا اس مسئلہ تعداد ازدواج پر درفشانی کرنا چاند پر تھوکنایا آسمان پر دھول برسانا ہے جو الٹا اپنے منہ میں گرتا ہے۔ تمہارا اس مسئلہ میں مسلمانوں سے اختلاف و اعتراض جائز نہیں۔ بلکہ خود اپنے وید شاستر اور بزرگوں کا ہتک اور توہین کرنا ہے * اور یہ سب کچھ محض اس وجہ سے ہے کہ آپ کے لیڈر۔ ریفارمر گرو وید شاستر اور تاریخ سے بے بہرہ ہیں۔ متعصب ایسے کہ اپنی آنکھ کا شہتیراں کو نظر نہیں آتا دوسرے کی آنکھ کا تزکا ضرور دیکھتے ہیں چاہے دوسرے کی بات میں لاکھ خوبیاں ہوں ان کو کبھی نہیں دیکھتے خواہ مخواہ مطعون کرنے کے عادی ہیں۔ * مگر مجبور ہیں کریں تو کیا کریں کہ نہ ذاتی کوئی مذہب نہ خوبی جس کا اظہار کریں۔ لہذا دنیا کے بزرگوں کی توہین مذہب کی تکذیب میں شب روز سرگردان ہیں جو ہم نے سوامی دیانند صاحب کے قول و فعل نام کے رسالے میں دکھلائے ہیں ان کو دیکھیے

ہدایک اللہ تعالیٰ

سلطان المناظرین عبدالکبیر خان جدال پوری کوٹھی حاجی کرم الہی نور الہی سوداگران جفت بازار
بلیماراں دہلی



ناشر: انجمن دفاع اسلام